

سوال نمبر 1
زکوٰۃ و مہول کرنے کے حقدار کون ہیں؟ اسلامی معاشرے
میں اس کی تقسیم سے غربت کیسے دور ہو سکتی ہے؟

تعارف

دین اسلام میں داخل ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے
رسول حضرت محمدؐ پر ایمان لانا فروری ہے اور اس کے ساتھ
ساتھ اللہ کے بتائے گئے عقائد پر ایمان لانا بھی فروری ہے۔
تماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج ان سب کو اسلام کی عمارت کا
بنیادی ستون قرار دیا گیا ہے۔ زکوٰۃ سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ
کی دی گئی دولت میں بھی ایک ضابطہ حصہ اللہ کے بندوں میں
تقسیم کیا جائے، یہ بات بھی حقیر کر دی گئی ہے کہ کون سے بندے،

جیسے رشتہ دار، غریب، صالین، عاملین، مسافر اور قیدی

آزاد کروانے کے لیے۔ یہ وہ سب لوگ ہیں جو زکوٰۃ و مہول کرنے
کے حقدار ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے بہت سارے فائدے ہیں، جیسے

انفرادی، روحانی، اور اجتماعی۔ انسان کی دولت میں برکت
ہوتی ہے، نیلی کا جذبہ بیروان بیڑھا ہے، رزق حلال کی طرف
دل مبذول ہوتا ہے۔ بندگان دین جب زکوٰۃ کو باقاعدگی
سے ادا کرتے ہیں تو اس سے معاشرے میں برائی کا خاتمہ ہوتا ہے
اور انسانوں میں سعادت اور احساس کا جذبہ بیڑھا ہے۔

زکوٰۃ قرآن و سنت کی روشنی میں

زکوٰۃ ایک طرح سے اجتماعی عبادت ہے، اس سے انسان
صرف اپنے اعمال کو پاکیزہ نہیں کرتا بلکہ دوسروں میں بھی

نیکی کے جذبہ کو پروان چڑھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ

”غاز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو“ (سورۃ البقرہ)

قرآن پاک میں تقریباً سات سو دفعہ نماز کا ذکر آیا ہے جو کہ فریضہ اولین ہے، اور صفیٰ حسن بات یہ ہے کہ نماز کے ساتھ ہی زکوٰۃ کا ذکر بھی آیا ہے۔ دولت دنیا ایک عارضی چیز ہے اور انسان کو آخر میں اللہ کی طرف لوٹ جانا ہے جیسا کہ فرمایا گیا: ”یم اسی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ جائیں گے“ القرآن سو اس فانی دنیا میں دولت اور آسائشوں کو سبب سمجھ کر رکھنے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ نام عرف قرآن پاک بلکہ سنت نبویؐ سے بھی ہمیں بے شمار عربیہ زکوٰۃ کی ادائیگی اور اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ بتوت کے بعد نبی کریمؐ نے تجارت نہیں کی اور اپنا حال و دولت عام اللہ کی راہ میں اس کے بندوں پر خرچ کیا۔ ابو صفوان جو کہ اسلام کا بہت بڑا دشمن تھا، اس نے غزوہ حنین میں نبی کریمؐ کا ساتھ تھا عرف حاشمی نوعیت پر، اور فتح کے بعد نبی کریمؐ نے ایک سو اونٹ اسے دے دیے، جو کہ ان کی سناوت کی مثال ہیں اور ابو صفوان ڈاڑھے اسلام میں داخل ہوا۔ اسی طرح زکوٰۃ کا ایک معارف یہ بھی ہے کہ جو لوگ ابھی ابھی اسلام میں داخل ہوں ان پر زکوٰۃ موقوف ہے۔

زکوٰۃ کے حصول کے خفدار

قرآن پاک میں بہت فاضل فرمایا ہے کہ زکوٰۃ کس کس پر دی جا سکتی ہے، وہ تمام حدود اور کوائف مقرر کر دیے گئے ہیں جو زکوٰۃ لینے اور دینے والوں کے لیے ضروری

ہیں۔ ”نیکی یہ نہیں کہ اپنے ہتھ مہرب کی طرف کرے جائیں یا
 مشرق کی طرف، بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو، یومِ آخر
 کو، مالہ کو، اللہ کی نازل کی ہوئی کتابوں کو اور پیغمبروں کو
 دل سے مانے، اور اللہ کی محبت میں اپنا من پسند حال رشتہ
 داروں کو، یتیموں کو، مسکینوں کو، مسافروں کو، ہاتھ پھیلائے والوں
 اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ
 دے“ (سورۃ البقرہ)

قرآن پاک کی یہ آیات مبارکہ زکوٰۃ کے حصول والوں
 کو بہت واضح طریقے سے بیان کرتی ہیں۔ زکوٰۃ کے آٹھ
 مصارف ہیں اور ان میں فقیر، مسکین، قرضہ دار، مسافر وغیرہ
 آتے ہیں۔

”بشک صدقات محض خیر ہوں اور محتاجوں اور ان کی و مہولی
 کے لیے مقرر کیے گئے کارکنوں اور ایسے لوگوں کے لیے ہیں جن کے
 دلوں میں اسلام کی الفت پیدا کرنی ہو اور غلاموں کو آزاد کرانے
 میں اور قرض داروں کا بوجھ اتارنے کے لیے اور اللہ کی راہ میں تہمتا
 اور مسافروں پر، یہ سب اللہ کی طرف سے قرض کیا گیا ہے، اور
 اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے،“ (سورۃ التوبہ)

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کے آٹھ
 مصارف ہیں، اور ان تمام لوگوں کو زکوٰۃ دی جا سکتی
 ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے حوالے سے تمام قانون
 اور حدیں مقرر کر رکھی ہیں جو ان سے آگے جانے کا وہ
 یقیناً دائرہ اسلام سے باہر ہو جائے گا۔ ان تمام لوگوں
 کو زکوٰۃ دینے سے معاشرے میں مثبت اثرات مرتب ہونگے۔

زکوٰۃ کے مقدار

۱) غرباء اور مساکین

زکوٰۃ لینے والوں میں سے پہلے پیر غریب اور مساکین کا ذکر کیا گیا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی عام ضروریات زندگی بھی پوری نہیں کر سکتے لیکن آخرت میں ان کے لئے بہت بڑا اجر عظیم ہے۔ کیونکہ اصغر یا غریب ہونا یہ انسان کے نصیب کی بات ہے تبھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جنت میں غریبوں کی کثیر تعداد پائی ہے یہ حدیث ان کی واقعہ صراح کے بعد لکھی ہے۔

۲) عاملین اور غارمین

وہ لوگ جو دوسروں سے زکوٰۃ اٹھتی کرتے اور ایسے لوگ جو ابھی ابھی دائرہ اصلاح میں داخل ہوئے ہیں وہ اس میں آتے۔ حضرت عمرؓ کے دور میں سخت قوانین بنا دیئے گئے تھے زکوٰۃ وصول کرنے کے اور جو نہیں ادا کرتے تھے ان کے خلاف جنگ کا حکم تھا۔ اور ایسے ہی لوگوں کو زکوٰۃ دی جاسکتی جو زکوٰۃ اٹھتی کرتے۔

Write each one separately

۳) قرضیں داد اور قیدی

قرضیں ایسی چیزیں جو اصلاح میں ممنوع ہے لیکن با ضرورت کوئی انسان قرض لے لیتا، سوا کر کوئی وہ قرض واپس دینے کی سکت نہ رکھتا ہو تو صاحب استطاعت کو چاہیے کہ وہ قرض ادا کر دے اٹھا اور ایسے ہی قیدی کو بچھڑوانا چاہا کر دینا، بھی اسی زکوٰۃ میں ہی آتا ہے۔

فی سبیل اللہ کام کرنے والے اور صافر

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگوں، جو اپنا سب کچھ دھوڑ کر انہی کی خاطر، اپنا سفر شروع کرتے ہیں ان سب کے لیے بھی زکوٰۃ جائز ہے اور اس کے علاوہ صافر پر بھی زکوٰۃ ملتی ہے۔ جو انسان اپنے گھر سے دور ہو اسے اصلی ضروریات پوری کرنے کے لیے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ 'جہاد' میں صرف جنگ نہیں ہے بلکہ اس میں کوئی بھی وجہ ہو سکتی ہے۔ جہاد کہ تسلیم، علم، تبلیغ۔

زکوٰۃ دینے سے معاشرے میں سے غربت کا خاتمہ

۱) دولت کی گردش سے وہ حقدار تک پہنچتی ہے

دولت ایک ایسی چیز ہے جو دنیا کی ہے اور دنیا میں ہی رہ ہی جائے گی اور اس سے بھی ایسے بات چید ہے کہ دولت اگر گردش میں رہتی تو معاشرے سے غربت کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ بنی کریمؐ نے فرمایا:

«دو پیر والا ہاتھ بچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔»

اس کا مطلب یہ ہے کہ دولت گردش میں رہنی چاہئے اور وہ حقداروں تک جانی چاہیے ایسے ہی معاشرے میں خوشحالی اور گرمی ہو سکتی ہے ورنہ اگر دولت اکٹھی کی جائے تو وہ گلے کاٹوق بنا دی جائے گی۔ انسان کے پاس جو ہے اللہ کا ہے اور وہ وہی دعوہ ہے۔

جتنا ہے۔

۳ معاشرتی برائیوں کا خاتمہ ہوتا ہے جو کہ غربت کا باعث بنتی

معاشرے میں ایسی بہت سی برائیاں ہیں جو کہ غربت کی وجہ سے یوں ہی ہیں، اگر زکوٰۃ وقت پیر اور حق داروں کو ادا کر دی جائے تو ان برائیوں کے ساتھ ساتھ غربت کا بھی قلع گھہہ کرنا جاسکتا ہے۔

۳ زکوٰۃ اور صدقات کی باقاعدگی ادائیگی سے پخلا طبقہ غربت سے نکل سکتا

زکوٰۃ اور صدقات سے لوگ غربت کی دہلیز پار کر سکتے۔
جسے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ آئے تو وہاں صحیفہ یانی کا ایک بیوی لکھنواں تھا، آپ نے اسے سزا فرمایا کہ جو کوئی یہ لہنواں خرید کر دے گا، اس کے لیے جنت ہے، سو صورت عثمان نے وہ لہنواں خرید کر صدقہ کر دیا۔ آج تک وہاں یانی ہے اور وہ صدقہ تجارت ہے۔

۴ Quote references زکوٰۃ اور صدقات میں کیے گئے فلاحی کام معاشرے میں ترقی لاتے

زکوٰۃ اور صدقات میں بہت سارے ایسے کام جیسے کسی کا فرض امانت کسی کی فیس ادا کروانا، کسی کی بیٹی کی شادی کروانا یا ایسے بے شمار کام جو کہ فلاحی معاشرہ بنانے میں اگر یہ سب کیے جائیں تو معاشرہ ایک فلاحی ریاست بن سکتا ہے۔

۱۵۰ قرضِ حنہ اور قرضِ ختم کرنے سُود کو فروغ نہیں ملتا

قرضِ حنہ سے مراد ایسا قرض ہے جو واپس لینے کی نیت سے نہ دیا جاتا ہو، یعنی گرمی کے فرطاً: "ایسا شخص جو قرض دے، اور پھر وہ تاریخ آنے پر اُسکو دیتے ہو کہ قرض واپس نہیں ہو گا اور وہ ٹوٹ دے دے، تو اسکا جنت ہے" یہ قرض بعد میں سُود کی طرف لے جاتا جس کے بارے میں سختی احکامات ہیں کہ قرض سُود دینے والا اور لینے والا دونوں تہمتی ہیں۔

۱۶ زکوٰۃ جمع کرنے والے کارکن امانداری سے کام انجام دیتے اگر انہیں مناسب حقہ دیا جائے

حضرت عمرؓ کے دورِ مبارک میں بہت شفاف قوانین بنائے گئے تھے جو زکوٰۃ کے حصول کے لیے اور اسی طرح زکوٰۃ اکٹھی کرنے والوں کو بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

۱۷ زکوٰۃ سے لوگ سے اپنا گزر بسر کرنے کے لیے کوئی کام یا سہارا اختیار کر سکتے

ایک بار نبی کریمؐ کے پاس ایک شخص آیا، آپ سے سوال کیا کہ آیت نے اسے ایک درم، دیا اور کیا کہ اس سے کالہاؤ خریدے اور جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر اپنا گزر بسر کرے" ایسے ہی زکوٰۃ سے لوگوں کو کوئی کام کی طرف متوجہ کیا جاسکتا۔

(۸)
دولت الکتھی نہ کرنے کا جذبہ، نہ عرف غریب فتم کرنا بلکہ
معاشرے کو امن کو گوارہ بنانا۔

دولت ورہے بھی عارضی چیز ہے اور یہ قیامت میں گلے کا
طوق بن جائے گی اور اگر انکو بنلی کے کاموں، زکوٰۃ اور
صدقات سے استعمال کیا جائے تو عین ممکن ہے کہ معاشرہ امن
کا گوارہ بن جائے۔

حاصل کلام

زکوٰۃ کے بارے میں تمام تراکیمات برٹ واضح طور
پر قرآن میں بیان کر دیے ہیں اور اس کے بعد جو
باقی کچھ سوالات رہتے تھے ان کا حل بھی سنت نبویؐ سے
صل گیا۔ زکوٰۃ کے آٹھ معارف، ان میں جو زکوٰۃ ملتی اور
زکوٰۃ کی وجہ سے پھر جو فوائد ہوتے وہ سب بیان ہو چکے۔
زکوٰۃ کو اگر مقررہ وقت میں نہ پانھوں کی گردش میں ہے
کے آئے، تاکہ تو معاشرے پر حسرت اخراجات مرتب ہو سکے اور
معاشرہ امن کا گوارہ بن جائے گا۔ اور قرآن میں بار
باز تاکید کی ہے کہ:

”عاز قاع کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو“

القرآن

Good



سوال نمبر ۲
حضرت محمدؐ پوری انسانیت کے لیے کیسے بہترین
نمونہ ہیں؟ واضح کریں۔

تعارف

بنی کریمؐ انسان کے کامل ایمان لانے کے لیے ایک ایسا
جز ہیں۔ اللہ کے محبوب کے لیے یہ دنیا بنائی گئی اور انہیں
مکمل، پیسیر کامل بنا دیا جو کہ انسان کی زندگی کے ہر مسئلہ
اور پریشانی کے لیے ایک حل شدہ نمونہ کے طور پر کام کرتے۔
بنی کریمؐ اہل کار، اور موافق و پابند کا منہ ہوتا
تھوٹے ہیں۔ ان کی زندگی میں رحم دلی اور ہمدردی کے بہت
سارے واقعات نظر آتے اور ان سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ ہمیں
اللہ کے بنی کی طرف کیسے رجوع کرنا ہے۔ بنی کریمؐ کی حیات مبارکہ
بہترین اسوۂ حسنہ ہے۔

حضرت محمدؐ رحمۃ اللعالمین ہیں

حضرت محمدؐ دونوں جہانوں میں رحمت کا پیکر ہیں انہوں
نے زندگی کے ہر مرحلے پر رحم کرنے کی تلقین کی ہے، وہ ہر
زی شے، انسان، حیوان، پرنڈ، پرند، پرنڈ پر جنر پر رحم کرتے
تھے، ناروے پہلے انہوں نے تو اپنے دشمنوں کو بھی صاف
کر دیا تھا۔ وہ واقعی رحمۃ اللعالمین ہیں۔

رسالت نبویؐ ایمان کا اہم ترین جز

”کلمہ طیبہ“ وہ کلام جو زبان سے ادا کرتے اور دل سے
اس میں یہ عمل کرنے کے بعد انسان دائرہ اسلام میں داخل
ہو جاتا ہے۔ ”لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ“ ترتیباً: ”اللہ ایک
ہے اور محمد رسول اللہ کے رسول ہیں“ مطلب کہ کوئی انسان
جب تک ان کی پیروی نہیں کرے گا وہ مکمل مسلمان
نہیں کہلائے گا۔ ان کی زندگی، بیماریاں، سنت نبویؐ سے جس
یہ عمل کر کے ہم ہترین نعمائے جہات حاصل کر سکتے ہیں اور
اسی طرح رسالت نبویؐ بیماریاں ایمان کا اہم جز ہے۔

قرآن پاک میں نبی کریمؐ کا بیان مبارک

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں بہت ساری پیغمبروں کا ذکر کیا
ہے لیکن ”محمدؐ“ کے بارے میں آیت بہت دفعہ ذکر کیا۔
”یہ قوم کے لیے ایک رہنما ہوتا ہے“ (الرعد)
اور یہ فرمایا گیا کہ:

”یہ اُمت کے لیے ایک رسول ہے“ (یونس)

اللہ تعالیٰ نے نبی کریمؐ کو مخاطب کر کے بہت ساری
یائیں فرمائی اور اللہ کے محبوب ہے وہ سب ہم تک پہنچائی۔
حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ: ”قرآن پاک کی عظیم شکل نبی
کریمؐ کی حیات مبارکہ ہے“
اس طرح حضرت محمدؐ کے بارے میں فرمایا گیا اور ان کی زندگی
کو فضیلتی راہ کہا گیا۔

بنی کریم کیسے بہترین نمونہ ہیں :

بنی کریم کی جیات مبارکہ انفرادی زندگی
کے لیے بہترین نمونہ

انسان میں مایوسی کے فطری عمل کو ختم کرنے کے لیے
حقرت محمدؐ کی زندگی سے بہترین امثال

انسان کی زندگی میں بھت بار الیا ہوتے کہ وہ تجسس یا کسی
دنیوی معاملے کی وجہ سے مایوس ہو جاتا۔ بنی کریم نے مایوسی اور
خوف سے منع فرمایا: قرآن میں فرمایا گیا کہ: "اور تمہارا رب تم کو اتنا دکھا کہ تم خوش نہ ہو جاؤ گے
اور (انسان) کے آج سے اُس کا کل (مصنّف) از بارہ بہتر"

انسان کو دینی اور دنیوی زندگی میں توازن رکھنے کا بیان

اللہ تعالیٰ نے اپنے زندگی انسان کے لیے ایک امتحان گاہ
کی طرح بنائی ہے اور انسان کو اس میں کے گئے اعمال
کی بنا پر جنت یا جہنم میں بھیجا جائے گا۔ اسی لیے انسان
کو دینی اور دنیوی دونوں زندگیوں میں توازن رکھنے کو کہا
گیا۔ "ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب
النار" "اے اللہ ہمیں دنیا اور آخرت میں بہتری عطا
فرما اور ہمیں آخرت کے عذاب (آگ) سے بچا۔"

۳ والدین اور ازواجی تعلقات کی بہتری کیلئے بے شمار واقعات جو راہنمائی کرتے

نبی کریمؐ کی حیات مبارکہ میں انسانوں کے لئے بہترین
ضامین موجود ہیں، آپ نے فرمایا:
”تم میں سے میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کو بہتر ہے“
اسی طرح والدین کے حقوق کی ادائیگی کی سنت تینوں کی ہے
فرمایا گیا کہ ”ماں جنت ہے اور اسکا دروازہ باپ ہے“۔

۴ علم کی ترغیب اور تنگ و دوکے لیے، نبی کریمؐ کی زندگی بہترین نمونہ

نبی کریمؐ پر پہلی وحی جو نازل ہوئی وہ سورہ علق کی پہلی
یاغ آیات تھیں اور نبی کریمؐ نے علم حاصل کرنے کو فرض
قرار دیا۔
کیا جاننے والا اور نا جاننے والا برابر ہو سکتے؟ القرآن

اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کے لئے جو کہ نبی کریمؐ
کی حیات مبارکہ سے ملتی

اللہ تعالیٰ کی قربت اور صحبت حاصل کرنے کے لیے نبی کریمؐ کی
زندگی بہترین نمونہ ہے۔

بنی کریم کی اجتماعی زندگی کی تعلیمات جو کہ
بہترین نمونہ عبادت ہیں

۱
مدفقہ جاریہ کا فروغ تاکہ معاشرے میں بہتری آئے

”تم میں سے کچھ لوگ ایسے فرور رہو گے، جو نیکی کی طرف بلائیں
بھلائی کا حکم دیں اور برائیوں سے روکیں، یہ لوگ خلاق رہیں گے
اور آل عمران

بھلائی کے سارے کام مدفقہ جاریہ میں آتے ہیں اور بنی کریم
نے بہت سارے کام مدفقہ جاریہ کے طور پر کیے اور ایک عملی نمونہ
پیش کیا کہ کسے بہتری کی طرف جایا جاسکتا ہے۔

۲
بچوں اور بزرگوں سے پیار اور رحم کرنا، زندگی کو
خوبصورت بنانا

بنی کریم نے فرمایا:

”وہ شخص رحم میں سے نہیں ہے جو بڑوں کا احترام
نہ کرے اور بچوں سے بہار نہ کرے“ بنی کریم نے سمیت بچوں
سے پیار کا حکم دیا، وہ عزت میں اور عزت میں سے بہت
پیار رتے تھے وہ بچوں کو جنت کا بھولتے تھے۔ اور ایسی طرح
معاشرے کے بزرگ لوگوں کا احترام کرنا، جسے کہ بنی کریم اس بڑھاپے کی
حودت کی جو ان بزرگوں کی جہتلی تھا، تمام عقائد میں جو بہتر کی
طرح سے جان۔

(۳)

مصلحِ رحمی اور عینِ اخلاق کا درس

نبی کریمؐ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم نہیں کرتا جو انسانوں پر زحمتیں کرتے"۔ عینِ اچھا اسی طرح انسانوں کو حقوقِ العباد کی اہمیت کی طرف بھی بار بار صمدِ حل کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی انہی سب سے عینِ بدہ عینِ رحم حل ہے اور اسی وجہ سے ہم انسان اپنے گناہوں سے بعد ہی معاف کئے جاتے۔

جانوروں کے ساتھ رحم کا سلوک اور رویہ

ایک بار نبی کریمؐ نے ایک جانور کو ڈانٹا کہ انہوں نے چرما کا گھونٹلا کھون اٹھایا، اور پھر اسی طرح ایک بے دھرم کو اونٹن یا سارکھتے پر ڈانٹا۔ جانور اللہ کی بے زبان مخلوق ہیں اور ان پر رحم کا حکم بہت سزا دہا گیا ہے۔

(۴)

پروسیوں کے حقوق اور فرائض کی ادائیگی

نبی کریمؐ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے پروسیوں کے اپنے حقوق بیان کیے کہ جو کچھ فرائض ہیں وہ سب کا بیان ہو گا۔ اور اسکی ادائیگی ہی سے انسان تیری ہی عینِ حیا رکھتا۔"

۴ عنود درگزر اور سرو عمل کی بہترین مثال: فتح مکہ کے موقع کی بہترین مثالیں

نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر اپنے مخالف دشمنوں کو بھی
صاف فرمایا اور ایک ایسی مثال بنانا جو انہیں دنیا
نیل دہانوں کے لیے ایک تیرا کا راہ ہموار کر دے۔
نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کی فائزہ کی فائزہ کو بھی انہوں نے
صاف فرمایا، ابو جہل کے بیٹے عنود کو بھی مہلت دی اور
اسے یہ کہیں لوگوں کو اور انہوں کو باور کروا یا رضامند کرے
تو ہے۔

۵ عورتوں کے حقوق اور خرافات: خطبہ جنتہ الوداع کے موقع پر بیان

نبی کریم ﷺ عورتوں کے حقوق، خرافات، اور خرافات
کے تمام پہلوؤں کے بارے میں بہت بار بتایا کہیں خطبہ
جنتہ الوداع کے موقع پر ان کے ہمیشہ سے حکم دیا کہ عورتوں
کے ساتھ ظلمی سے نہیں آنا۔ عورت کو جس سے لڑا جائے
وہ کہ وہ ماں کے روپ میں جنت ہے، اور بیٹی کے روپ
میں رخت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی تمام ازواج، اور
انہی بیٹیوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک فرماتے تھے اور
ان کی زندگی بھاری کے متعلق راہ ہے۔

١١ غلاموں کے ساتھ صلحِ رحمی: زید بن حارثہ کی مثال

نبی کریمؐ نے فرمایا کہ غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرو،
ان کی اجرت اسی وقت پر دو۔ عورت زید بن حارثہ بنی
نے غلام تھے جنس آپ نے منہ لولا بیٹا بنایا، زید بن محمد
مکن بعد میں وحی آئی اور آپؐ سے خواہش ہوئی کہ زید بن حارثہ کو آزاد کرانے
پر دفعہ ان کا پیار کا جذبہ کھلتا ہے

١٢ بدگلامی اور تلخ گلامی سے دوری کا حکم

”تم بدی کو اس تکلی سے دور کرو جو تمہیں بوجھم
دیکھو گے کہ جسکا ساتھ عداوت برائی تھی وہ اگر دوست بن
گیا ہے (السمجدہ) اس آیت مبارکہ سے ہمیں صاف کٹنا کا
فائدہ اور تلخ گلامی سے دور رہنے کی آیت ملتی۔“

حاصل کلام

نبی کریمؐ کی زندگی بھاری سے اسوہ حسنہ ہے اور ان کی
زندگی کے تمام پہلو جیسے رہنا لانا اور بیادینگی طرف کے
لڑجاتے ہیں۔ اور ان پر ایمان لانا یہ ہے اسی چیز ہے
ایمان کا اور ان کے اوصاف اور سنت پر عمل کر کے صحیح راہ
پر اپنی پناہ سکتے۔